# میت کی طرف سے قربانی

**سوال** کیا فوت شدگان کی طرف سے قربانی جائز ہے؟ (ایک سائل)

**الجواب** سنن ابی داود (کتاب الضحایا باب الاضحیۃ عن المیت ح ۲۷۹۰) اور جامع ترمذی (ابواب الاضاحی باب ماجاء فی الاضحیۃ عن المیت ح ۱۴۹۵) میں شریک بن عبداللہ القاضی عن ابی الحسناء عن الحکم عن حنش کی سند سے مروی ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ دو مینڈوں کی قربانی کرتے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کروں، اس لئے میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ [ انتھی ]

اس کی سند ضعیف ہے۔ شریک القاضی مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے۔ ابوالحسناء مجہول راوی ہے۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: ۸۰۵۳، اور آثار السنن ص ۳۹۹ تحت ح ۷۸۴)

حاکم اور ذہبی دونوں کو وہم ہوا ہے۔ انھوں نے اسے الحسن بن الحکم سمجھ کر حدیث کو صحیح کہہ دیا ہے جبکہ ابن الحکم دوسرے راوی تھے اور ابوالحسناء مذکور دوسرا راوی ہے۔

حکم بن عتیبہ بھی مدلس تھے اور (بشرط صحت) عن سے روایت کر رہے ہیں۔ امام ترمذی نے اس روایت کو "غریب" لکھا ہے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ حدیثِ مذکور ضعیف ہے تو معلوم ہوا کہ فوت شدگان کی طرف سے قربانی کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اب اگر کوئی شخص ضرور بالضرور قربانی کرنا ہی چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے صدقہ قرار دے کر سارا گوشت مساکین و فقراء میں تقسیم کردے کیونکہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے جس کے بے شمار دلائل ہیں۔ واللہ اعلم

[ شہادت، مارچ ۲۰۰۱ء ]

**س**: کیا میت کی طرف سے قربانی کی جا سکتی ہے؟ اس سلسلے میں مسلم شریف کی ایک حدیث پیش کی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے اہل اور آل اور امت محمدیہ کی طرف سے قربانی کی۔ اور اس کے علاوہ سیدنا علی ﷛ کا عمل ظاہر کیا جاتا ہے کہ آپ نے دو دنبے ذبح کیے۔ صحابی یا تابعی کے پوچھنے پر آپ ﷛ نے فرمایا ایک میری طرف سے اور دوسرا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہے۔ اس حدیث سے میت کی طرف سے قربانی کا جواز نکالنا کیسا ہے؟ اس کے علاوہ خطبہ حجۃ الوداع سے اقتباس بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اگلی اور پچھلی امت کی طرف سے یہ قربانی پیش کر رہا ہوں۔ کیا حجۃ الوداع میں ایسے اقتباس ہیں؟ اب مندرجہ بالا باتوں میں سائل کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہیے؟ کیا آپ ﷺ نے امت مسلمہ کو اس عمل کو جاری رکھنے کا حکم دیا؟ کیا صحابہ ﷛ کی جماعت کا یہ عمل رہا ہے؟ کیا یہ آپ ﷺ کے لیے خاص ہے یا ہم بھی اس قربانی سے مستفید ہو سکتے ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیجیے؟ جزاکم اللہ خیراً عبدالقادر عبدالواحد کراچی

**ج**: صحیح مسلم والی حدیث سے زندہ مراد ہیں پھر صحیح مسلم کے لفظ ہیں: ﴿وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ، ثُمَّ ذَبَحَهُ ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ ، وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ﴾ [ اور آپ ﷺ نے مینڈھا پکڑا اور اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ قبول فرما محمد ﷺ کی طرف سے اور آل محمد ﷺ کی طرف سے اور امۃ محمدیہ ﷺ کی طرف سے پھر قربانی کی ساتھ اس کے ] اس میں یہ

---

❶ سورۃ زمر آیت نمبر ٦ ❷ سورۃ الانعام آیت ١٤٤۔١٤٥

نہیں آیا'' کہ آپ نے اپنے اہل اور آل اور امت محمدیہ کی طرف سے قربانی کی'' اس میں تو ذبح کے بعد اپنی، آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبولیت کی دعا کا تذکرہ ہے۔

علی رضی اللہ عنہ کی اپنی اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دو دنبے قربانی کرنے والی روایات ثابت نہیں کیونکہ اس کی سند میں شریک نامی راوی کثرت خطا اور سوء حفظ کے باعث ضعیف ہیں اور ان کے شیخ ابوالحسناء مجہول ہیں۔

رہا خطبہ حجۃ الوداع کا اقتباس'' آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اگلی اور پچھلی امت کی طرف سے یہ قربانی پیش کر رہا ہوں'' تو وہ مجھے ابھی تک نہیں ملا۔

رہے لفظ'' اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّأُمَّتِهِ '' الخ اور لفظ'' اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ '' تو وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔

آپ کے باقی تین چار سوال میت کی طرف سے قربانی کے ثبوت پر مبنی ہیں تو جب ثبوت کا حال معلوم ہو گیا تو یہ تین چار سوال خود بخود ختم ہو گئے۔ واللہ اعلم ١٤١٩/١/١٤ھ

س: میت کی طرف سے وارث قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں جو کہتے ہیں کر سکتے ہیں تو دلیل دیتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کی ہے دوسری دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے امت کی طرف سے بھی کی ہے۔

جو کہتے ہیں کہ نہیں کر سکتے تو وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب انسان مر جائے تو اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں ان احادیث کی تطبیق تحریر فرما دیں؟ شبیر احمد خطیب نگری بالا ٤ ذوالقعدہ ١٤١٦ھ

ج: زندہ کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر اپنی بیویوں کی طرف سے گائے ذبح فرمائی تھی میت کی طرف سے قربانی کرنے کے متعلق مجھے کوئی خاص صحیح حدیث معلوم نہیں۔ علی رضی اللہ عنہ کی روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں شریک کثیر الغلط ہیں اور ان کے شیخ ابوالحسناء مجہول ہیں حدیث ﴿إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ﴾ [1] [جب آدمی مر جاتا ہے اس کے عمل کا ثواب موقوف ہو جاتا ہے مگر تین عملوں کا ثواب باقی رہتا ہے] سے میت کی طرف سے اس کے وارثوں کے قربانی نہ کرنے یا نہ ہونے پر استدلال درست نہیں کیونکہ اس حدیث میں فوت ہونے والے کے اپنے عمل کے منقطع ہونے کا ذکر ہے۔ ١٤١٦/١٢/٥ھ

س: ہمارے علاقہ میں میت کی طرف سے قربانی کے مسئلہ پر کافی لے دے ہو رہی ہے اس مسئلہ کی شرعی حیثیت

---

[1] [کتاب العلم - مشکوۃ - جلد اول - پہلی فصل]

واضح کریں اور وصیت غیر وصیت کا فرق بھی واضح کریں؟ جزاک اللہ

حافظ عبدالقیوم انصاری ایبٹ آباد (سرحد) 30 اپریل 1994

ج: کافی جستجو کی مگر اس موضوع پر کوئی واضح نص صریح قرآن وحدیث سے مجھے نہیں ملی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی وصیت والی روایت کمزور ہے باقی دور کے استدلال واستنباط ہیں البتہ زندہ کی طرف سے قربانی کرنا ثابت ہے اگر یہ قاعدہ ثابت ہو جائے کہ جو چیز زندہ کی طرف سے کی جا سکتی ہے مثلاً صدقہ اور قرض وہ میت کی طرف سے بھی کی جا سکتی ہے تو پھر بات بن سکتی ہے مگر اس قاعدہ کے متعلق بھی مجھے ابھی انشراح صدر نہیں مزید غور فرمالیں۔ واللہ اعلم

۱۴۱۴/۱۱/۲۷ھ